ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

ام المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

۱۱۸	مختصر تعارف	۱۱۶
۱۱۹	بڑوں کے حالات عبرت کا سامان	۱۱۷
۱۲۰	بڑوں کے حالات پڑھنے کے فائدے	۱۱۸
۱۲۱	حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کے احوال	۱۱۸
۱۲۲	حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی کنیت وغیرت	۱۱۹
۱۲۳	آخرت کے لیے سرمایہ جمع کرنا عقل مندی ہے	۱۲۰
۱۲۴	وقتِ اجل کچھ کام نہ آوے گا	۱۲۱
۱۲۵	تین زینب	۱۲۲
۱۲۶	گھر میں ایک ہی نام کے الگ الگ افراد	۱۲۲
۱۲۷	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۱۲۳

۱۲۸	دنیا سے رخصتی	۱۲۳
۱۲۹	جنازے کی نماز	۱۲۴

مختصر تعارف

نام: زینب۔

لقب: ام المساکین۔

والد کا نام: خزیمہ بن عبداللہ۔

والدہ کا نام: ہند بنت عوف۔

پیدائش: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنائے جانے سے تقریباً ۱۳؍سال پہلے۔

پیدائش کی جگہ: مکہ مکرمہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح: رمضان المبارک ۳ھ میں تیس سال کی عمر میں ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے کی مدت: تین یا آٹھ مہینے۔

وفات: ربیع الثانی ۴ھ میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود جنازے کی نماز پڑھائی اور ''بقیع'' میں دفن کیا گیا۔

عمر مبارک: تیس سال۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَشَفِيْعَنَا وَحَبِيْبَنَا وَاِمَامَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِهٖ، وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْراً كَثِيْراً، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ. (الاحزاب)

ترجمہ: نبی ایمان والوں کے ساتھ (خود) ان کی جان (اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور اس (نبی) کی بیویاں ان (ایمان والوں) کی مائیں ہیں (یعنی تعظیم وتکریم میں ماؤں کی طرح ہیں)۔ (از: تیسیر القرآن)

بڑوں کے حالات عبرت کا سامان

پچھلے چند دنوں سے حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک اور مبارک بیویوں کے حالات اور سیرت بیان ہو رہی ہیں، ہم سب کو ہمارے بڑوں کے حالات اور ان کی سیرت پڑھتے رہنا چاہیے؛ کیوں کہ اِس میں عبرت کا سامان ہوتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ.

ترجمہ: پکی بات یہ ہے کہ ان کے واقعات میں عقل والوں کے لیے عبرت کا بڑا سامان ہے۔

بڑوں کے حالات پڑھنے کے فائدے

اکابر اور بزرگوں کے حالات پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں:

(۱) اُن کے حالات پڑھنے سے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) عبادت کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

(۳) انسان کے اندر اچھے اخلاق آتے ہیں۔

(۴) گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور اُن سے بچنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنے کو جی چاہتا ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔

(۷) ہر کسی کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

الغرض! اِس کے بہت سارے فائدے ہیں؛ اِس لیے اکابر اور بزرگوں کے حالات ہمیں خوب پڑھنے چاہییے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کے احوال

حضرت نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پاک بیوی کا نام ''حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا'' ہے۔

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی بنائے جانے

سے ۱۳؍سال پہلے مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے والد کا نام: خزیمہ بن عبداللہ بن عمر بن عبدِ مناف بن ہِلال بن عامر بن صَعصَعہ تھا

اور والدہ کا نام: ہند بنتِ عوف تھا۔

کہتے ہیں کہ: حضرت زینب بنتِ خزیمہ اور حضرت میمونہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا دونوں ماں شریک بہن تھیں۔ (سیر الصحابہ، ج:۶ ص:۵۵)

نوٹ: شریعت میں ایک ہی وقت میں دو بہنوں کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا، قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝۲۳ (النساء:۲۳)

ترجمہ: اور یہ بھی (حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں) جمع کرو؛ مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (وہ معاف ہے) یقین رکھو اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے ہیں بڑے رحم کرنے والے ہیں۔

لیکن یہاں دونوں بہنوں کا نکاح الگ الگ سال میں ہوا ہے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی کنیت وغیرت

حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں سخاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، غریبوں، مسکینوں کو نہایت فراخ دلی کے ساتھ کھانا کھلایا کرتی تھیں، فقیروں اور مسکینوں سے بہت شفقت سے پیش آتیں، صدقات کے ذریعے ان کی مدد کیا کرتیں تھیں۔

اُن کی اِن ہی صفات اور خوبیوں کا یہ ثمرہ تھا کہ آپ زمانۂ جاہلیت میں ہی ''ام المساکین'' (یعنی مسکینوں کی ماں) کے معزز لقب سے مشہور ہو گئی تھیں؛ یہاں تک کہ جب آپ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں، اس وقت بھی آپ ''ام المساکین'' سے ہی مشہور تھیں:

کانت تدعیٰ فی الجاهلیة امُّ المساکین لإطعامهم إیاهم. (الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۸/۱۱۵)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اِس خوب صورت لقب کی وجہ اِس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھی کہ وہ مسکین وغریب لوگوں کو کثرت سے کھانا کھلاتی تھیں۔

چناں چہ یہ عظیم لقب آپ رضی اللہ عنہا کی ذات کے ساتھ اس حد تک مخصوص ہو گیا کہ سیرت وتاریخ کی جس کتاب میں بھی آپ رضی اللہ عنہا کا نام ذکر کیا گیا ہے، وہاں اِس لقب کا تذکرہ بھی ضرور کیا گیا ہے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آنے کے بعد بھی اپنی اس سخاوت وفیاضی اور یتیموں و بے سہاراؤں کی مدد میں پیش پیش رہیں؛ یہاں تک کہ آپ اِس وصف میں باقی تمام ازواجِ مطہرات سے ممتاز اور منفرد نظر آتی تھیں۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پاک بیوی بہت زیادہ ''غیور'' بھی تھی۔

آخرت کے لیے سرمایہ جمع کرنا عقل مندی ہے

پیاری دینی بہنو! دراصل ہمیں آخرت کی فکر کرنی چاہیے، آخرت کے لیے سرمایہ جمع کرنا چاہیے، یہی ایک انسان کے لیے عقل مندی کی بات ہے؛ کیوں کہ ہمیں ہمیشہ تو

اس جگہ رہنا ہے، اِس دنیا کو تو ہمیں ایک دن چھوڑ کر جانا ہے، ہم تو صرف یہاں کے مسافر ہیں! پھر کیوں ہم یہاں کے بارے میں لمبے زمانے کی منصوبہ بندی میں مشغول رہتے ہیں؟

''ابھی کورونا'' کے زمانے میں ہم نے دیکھ لیا کہ کیسے کیسے لوگ اپنے سب مال و دولت اور جائداد چھوڑ کر اس فانی دنیا کو الوداع کر گئے؛ اس لیے ہمیں صدقہ و خیرات کے ذریعے آخرت کا سرمایہ جمع کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔

وقتِ اجل کچھ کام نہ آوے گا

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ موقع ہمارے ہاتھ سے چلا جاوے اور جب عبرت کی آنکھیں کھلیں، اس وقت ہم افسوس کرتے رہ جاویں اور فرشتوں سے کہنے لگیں:

اے فرشتو! ذرا مجھے مہلت دو کہ: میں نماز پڑھ لوں، زکاۃ و صدقات ادا کرلوں، حج ادا کرلوں؛ لیکن اس وقت کا گڑگڑانا کچھ کام نہ آوے گا، اس وقت کی پکار ہوا میں اڑ جاوے گی! قرآنِ پاک میں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ (التغابن:۱۱)

ترجمہ: اور جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق) خرچ کرو اِس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ (موت کے آثار دیکھ کر) کہنے لگے: اے میرے رب! آپ نے مجھے تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں

نہیں دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا؟ ﴿۱۰﴾ اور کسی بھی نفس (یعنی جان دار) کا مقررہ وقت جب آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

تین زینب

یہاں پر ایک بات یاد رکھیں کہ: زینب نام کی تین عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں تھیں: ایک بیٹی اور دو بیویاں۔

بیویوں میں ایک "حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا تھیں، جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی ہوتی ہیں، قرآنِ کریم میں اُن کا ذکر آیا ہے، جن کے تفصیلی احوال میں پہلے بتا چکا ہوں اور دوسری بیوی "حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا" ہیں۔

گھر میں ایک ہی نام کے الگ الگ افراد

اِس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی گھر یا ایک ہی خاندان میں چند افراد کا ایک ہی نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بعض مرتبہ جب لوگ ہم سے نام پوچھتے ہیں تو ہم مثال کے طور پر "فاطمہ" بتاتے ہیں تو جواب میں کہتے ہیں کہ: یہ نام پہلے سے ہمارے گھر یا خاندان میں ہے، کوئی اَور نام بتاؤ۔

حالاں کہ یہ کوئی عیب اور برائی کی بات نہیں ہے۔

دیکھو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود کے گھر میں ایک ہی نام کی تین زینب ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں:

پہلی ''طفیل بن حارث'' سے ہوئی؛ لیکن اُنھوں اُن کو طلاق دے دی۔

اُس کے بعد طفیل ہی کے بھائی ''حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ'' نے اُن سے نکاح کیا، جن کی غزوۂ بدر میں شہادت ہوگئی تھی۔

بعض سیرت لکھنے والے کہتے ہیں کہ: پہلے اُن کی شادی ''حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ'' سے ہوئی تھی، جن کی ۳ھ غزوۂ احد میں شہادت ہوئی۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اُن کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے اور وہ بیوہ بن کر زندگی گزار رہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح کا پیغام بھیجا، جس کو انھوں نے قبول کرلیا اور ۳ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۳۰/سال کی عمر میں نکاح ہوا۔

معلوم ہوا کہ عورت بیوہ بیٹھی نہ رہے، نکاح کرلے، اسی میں بھلائی ہے۔

دنیا سے رخصتی

ایک روایت کے مطابق حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چار مہینے گزارے اور دوسری روایت کے مطابق آٹھ مہینے گزارے اور تیس سال کی عمر پا کر مدینۂ منورہ میں انتقال ہوگیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد یہ دوسری بیوی ہیں، جن کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں انتقال ہوا۔

جنازے کی نماز

چوں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت جنازے کی نماز کا حکم نہیں آیا تھا؛ اِس لیے اُن کی جنازے کی نماز نہیں ہوئی تھی؛ لیکن حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے وقت جنازے کی نماز کا حکم آ چکا تھا؛ اس لیے یہ پہلی بیوی تھی جن کے جنازے کی نماز پڑھی گئی اور وہ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی، بقیع میں ان کو دفنایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں اُن کی قبر پر نازل ہوں، آمین!

نوٹ: چوں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں صرف چند ہی مہینے رہیں؛ اس لیے آپ رضی اللہ عنہا کی سیرت وفضائل کی روایات کتبِ سیر وتاریخ میں بہت ہی کم ملتی ہیں، اسی وجہ سے یہاں بھی ان کا تذکرہ اختصار کے ساتھ ہوا ہے۔